جنرل فضل حق مرحوم

جنرل فضل حق قتل کر دیئے گئے وزارت داخلہ نے صرف خطرے کی گھنٹی بجانے پر اکتفا کیا حکومت نے تحفظات فراہم نہ کئے فضل حق کے فرزندوں نے ملزم نامزد کئے مگر داد نہ فراد، پنجاب سندھ اور بلوچستان میں بھی ایسے ہی واقعات و حادثات ہو رہے ہیں اور خونخواری و درندگی کا قبضہ و تسلط ہے مگر حکومت کوئی موثر کارروائی کہیں بھی نہیں کر رہی جس سے حکومت کے خلاف مسلسل احتجاج کی فضا ہموار ہو رہی ہے لاوہ پک رہا ہے جو کسی بھی وقت پھٹ سکتا ہے اور موجودہ اپوزیشن اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتی ہے حکومت ہوش کے ناخن لے اور حکومت کے حاشیہ بردار حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کرانے میں بھرپور کردار ادا کریں

جناب صلاح الدین

جادۂ حق کا مسافر بننے کلمہ حق کہنے اور حق پر ثابت قدم رہنے کی سزا ہمیشہ ظلم، سفاکی، درندگی اور خوف و ہراس ہوتا ہے لیکن راہ رو جادۂ حق کو پسپا ہونا نہیں آتا مدیر "تکبیر" نے جس استقامت اور جس تسلسل سے کلمہ حق کہا یہ انہی کا حصہ ہے ویرانہ آباد پاکستان میں ایسا کوئی بھی تو نہیں مدیر تکبیر کا گھر جن ظالموں نے جلایا اور جنہوں نے صحافت کی آبرو لوٹی یہ لوگ بہر نوع قابل نفرین اور قابل سزا ہیں حکومت سندھ کی ذو معنی خاموشی اور سرد مہری اس بات کی چغلی کھاتی ہے کہ یا تو اعیان سندھ بزدل ہیں یا جانب دار۔ حکومت سندھ پر لازم ہے کہ مجرموں کو عبرتناک سزا دیجائے۔

جام، الطاف، پگاڑا لندن میں

سندھ ۱۹۷۳ء سے عصبیتوں کے عفریت کی زد میں ہے تب جناب بھٹو حاکم وقت تھے اور "جام" بدست اب جام صاحب حاکم سندھ ہیں اور "کام" بدست پیر صاحب تب بھی کرامات کرتے تھے اب بھی کرامات کے ماہر ہیں مگر کراچی کا تب یہ عالم نہ تھا جواب ہے۔ الطاف حسین صاحب نے کراچی کو مٹھی میں لیا اور جوانوں کی لگامیں توڑ ڈالیں نوبت بایں جا رسید کہ اب حکمرانوں کو پیر سفاک کی بات ماننا پڑتی ہے لندن میں اب یہ تینوں پیر جمع ہیں اور یقیناً مستقبل کے فیصلے کر کے لوٹیں گے ہم صرف اتنا کہیں گے کہ یہ تین کا ٹولہ اب وہاں سے لوٹے تو لندن پلان نہیں بلکہ کوئی قومی سطح کا فیصلہ کر کے لوٹے ورنہ

دامن یار خدا ڈھانپ لے پردہ تیرا